واعظ الجمعہ
سالِ نَو کا جشن
اور
یہود و نصاریٰ کی پیروی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

سالِ نَو کا جشن اور یہود و نصاریٰ کی پیروی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

سالِ نَو کا جشن اور یہود ونصاریٰ کی پیَروی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اَغیار کی تقلید

برادرانِ اسلام! نئے عیسوی سال کی آمد آمد ہے، نئے سال کی آمد کا جشن دنیا بھر میں بہت دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے، رَقص وسُرود اور شراب وکباب کی محفلیں سجائی جاتیں ہیں، رنگا رنگ آتش بازی کا اہتمام کیا جاتا ہے، نوجوان لڑکیاں اپنے نامحرم اور اجنبی دوستوں کے ساتھ رات گھر سے باہر گزارتی ہیں، ملک کے مشہور مقامات پر جمع ہوکر سالِ نَو کا استقبال کیا جاتا ہے، الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) پر ایسی تقریبات کو براہِ راست کَورِیج (Coverage) دی جاتی ہے، اہم شاہراہوں، بڑے بڑے پارکوں (Parks)، بازاروں، شاپنگ پلازوں (Shopping Plazas) اور فوڈ اسٹریٹس (Food Streets) کو برقی قُمقموں

سے سجا کر، اور بلند آواز سے میوزک (Music) بجا کر اظہارِ مُسرّت کیا جاتا ہے۔ مگر نئے سال کے جشن منانے کا یہ انداز، کسی طَور پر بھی شرعی واَخلاقی تقاضوں پر پورا نہیں اُترتا، اس کی جتنی مذمّت کی جائے کم ہے!۔

میرے محترم بھائیو! اس تمام تر صورتحال میں اَفسوسناک پہلو یہ ہے، کہ یہود ونصاری اور مُشرکین کے ایسے تمام مذہبی ومُعاشرتی تہوار، مثلاً کرسمس (Christmas)، ویلنٹائن ڈے (Valentine Day)، اپریل فُول (April Fool)، اور ہولی، دِیوالی وغیرہ کو، مسلمان نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی اسی اہتمام کے ساتھ مَنا رہے ہیں، جس اِہتمام اور ذَوق وشَوق کے ساتھ یہودی، عیسائی اور ہندو لوگ مناتے ہیں، بلکہ اسلامی ممالک میں بسنے اور مسلم گھرانوں میں پیدا ہونے والے، کئی پیدائشی مسلمان ان تہواروں کے سلسلے میں جس قدر اہتمام، اور جوش وجذبے کا مُظاہرہ کرتے دِکھائی دیتے ہیں، ویسا جوش وجذبہ، ذَوق وشَوق اور اہتمام تو، یہود ونصاری اور ہندوؤں میں بھی شاید مفقود ہے۔

یہود ونصاری کی پیَروی اور اَغیار کی تقلید میں یہ اہتمام، کسی مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتا، کیا کبھی کسی یہودی، عیسائی، پارسی، سکھ یا ہندو کو بھی دیکھا ہے، کہ اُس نے مسلمانوں کی تقلید میں رمضان شریف کے روزے رکھے ہوں، عیدالاضحیٰ میں قربانی کی ہو، عید میلادِ النبی مَنائی ہو، اور شبِ معراج یا شبِ براءت میں عبادت کا اہتمام کیا ہو؟ یقیناً نہیں دیکھا ہوگا! اور بالفرض اگر دیکھا ہو تب بھی کسی مسلمان کے لیے یہ ہرگز جائز نہیں، کہ وہ یہود ونصاری کی مُشابہت وپیَروی کرے، جذبۂ خیرسگالی اور مذہبی

رَواداری کے نام پر،اُن کے چرچ (Church) یامَندریاگوردوارے میں جائے، اُن کے کرسمس کیک (Christmas Cake) کاٹے،اُن کی مُورتیوں(بُتوں) کودودھ سے نہلائے،اُن کے مذہبی تہوار میں شرکت کرے،اُن سے دوستی اوردِلی محبت کادَم بھرے اور راہ ورَسم بڑھائے،ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ﴾[1] "اے ایمان والو!یہود ونصاریٰ کودوست مت بناؤ!"۔

یہود ونصاری کے ساتھ دوستی کرنے والا،اوراس کادَم بھرنے والابھی انہیں میں سے ہے،ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾[2] "تم میں جوکوئی اُن (یہود ونصاریٰ) سے دوستی رکھے گا،وہ انہی میں سے ہے،یقیناًاللہ بے انصافوں کوراہ نہیں دیتا!"۔

لہذا یہود ونصاری سے دوستی کرنے،اور نئے سال کی آمد پر اُن کی پیَروی میں ہلّہ گلّہ،غُل غپاڑہ اور آوارہ گردی کرنے کے بجائے،ہم میں سے ہر ایک کواپنا اپنا احتساب کرنا چاہیے،کہ گذشتہ سال،میں نے کیاکھویااورکیاپایاہے؟کیامیں نے اچھے اَعمال کیے؟یامیراپوراسال یونہی غفلت،گناہ اور اللہ ورسول کی نافرمانی میں گزرگیا؟!

(١) پ٦، المائدة: ٥١.

(٢) المرجع نفسه.

میرے محترم بھائیو! ایک سال کا گزر جانا، در حقیقت ہماری زندگی کا مزید کم ہونا ہے، ہم دن بدن موت سے قریب تر ہو رہے ہیں، لہذا آپ خود ہی بتائیے کہ سُستی، غفلت اور اللہ ورسول کی نافرمانی میں کم ہوتی زندگی پر، نادِم وشرمندہ ہونے کے بجائے اس پر خوش ہونا، اور مزید گناہوں کا ارتکاب کرنا، کہاں کی عقلمندی ہے؟! لہذا عقلِ سلیم کا دامن تھامیے، اور نئے سال کی آمد پر رات بھر عبادت ونوافل کا اہتمام کیجیے، اپنے گناہوں پر توبہ واستغفار کیجیے، اور اپنی آئندہ زندگی کو اللہ ورسول کی اِطاعت وفرمانبرداری میں گزارنے کا عہد کیجیے!۔

دین وایمان کے لیے ایک بڑا خطرہ

میرے محترم بھائیو! یہود ونصاریٰ کی دوستی اور پیروی، ایمان کے لیے کسی بہت بڑے خطرے سے کم نہیں، لہذا جس شخص نے اُن کی دوستی کو ترک کرکے اتّباعِ رسول نہ کی، اور یہود ونصاریٰ کا پیرو کار بنا، کچھ بعید نہیں کہ وہ لوگ اسے (معاذاللہ) دینِ اسلام سے اِنحراف پر مجبور کریں؛ کہ ایسا کرنا ان کی فطرت میں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾[1] "ہرگز تم سے یہود ونصاریٰ راضی نہ ہوں گے، جب تک تم اُن کے دِین کی پیروی نہ کرو!"۔

---

(۱) پ۱، البقَرة: ۱۲۰.

یہود ونصاریٰ کی پیروی پر اِصرار

حضراتِ ذی وقار! ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ قرآن وحدیث کی سخت مُمانعت کے باوُجود، مسلمان یہود ونصاریٰ کی پیروی سے باز نہیں آئیں گے، اس بارے میں نبئ غیب داں ﷺ نے چَودہ سو سال پہلے ہی یہ ارشاد فرمادیا: «لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْراً بِشِبْرٍ، وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ دَخَلَ حُجْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ، وَحَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ بِالطَّرِيقِ لَفَعَلْتُمُوهُ»[1] "تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں (یہود ونصاریٰ) کی پیروی کروگے! بالشت بہ بالشت (انگوٹھے کی نوک سے چھوٹی انگلی کی نوک تک) اور ہاتھ بہ ہاتھ (یعنی کُہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک)، حتی کہ اگر اُن میں سے کوئی گوہ (Bengal Monitor) کے بِل میں گھسا، توتم بھی ضرور گھسوگے! اور اگر اُن میں سے کسی نے اپنی بیوی سے سرِراہ جماع کیا، توتم بھی ضرور ایسا کروگے!" یعنی تم اُن کی پیروی میں اس حد تک گر جاؤ گے، کہ اُن کے ہر چھوٹے سے چھوٹے اور غلیظ سے غلیظ فعل کا ارتکاب کرنے سے بھی باز نہیں آؤ گے!۔

امام بخاری کی اسی طرح کی ایک روایت میں مزید یہ بھی ہے، کہ حضورِ اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بعد، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الفِتن والمَلاحم، ر: ٨٤٠٤، ٤/ ٢٩٨٧.

پہلے لوگوں سے مراد یہود ونصاریٰ ہیں؟ تو مصطفٰے جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَمَنْ»[1] "تو اَور کون مراد ہیں؟"یعنی یہود ونصاریٰ ہی مراد ہیں!۔

میرے محترم بھائیو! آج ہم اَخلاقی تنزّلی کا شکار ہیں، ہمارے اعمال وکردار، رسم ورَواج، لباس وپوشاک، اور مذہبی رُسوم وتہوار میں یہود ونصاریٰ کے طور طریقوں اور عقائد ونظریات کی جھلک نمایاں ہیں، اُمتِ مسلمہ کی اکثریت اَخلاقیات، اور مُعاملات کے اعتبار سے، حرف بحرف مذکورہ بالا فرمانِ ذی شان کی مِصداق بنتی جا رہی ہے، کوئی کسی کو روکنے ٹوکنے والا نہیں، جس کے مَن میں جو آتا ہے، وہ شرعی حُدود وقُیود کی پرواہ کیے بغیر کر رہا ہے، ہمارے کثیر تعلیمی ادارے اور الیکٹرانک وسوشل میڈیا (Electronic and Social Media) کے کئی چینلز اور پیجز(Pages)، یہود ونصاریٰ کے ایجنٹ (Agent) کا کردار ادا کر رہے ہیں، وہ اپنے نصاب اور پروگراموں میں یہود ونصاریٰ کے کلچر (Culture) کو پُروموٹ (Promote) کر رہے ہیں، اُن کی فلموں، ڈراموں، فیشن شوز (Fashion Shows)، جیتو پاکستان اور انعام گھر وغیرہ کے نام، پر فَحاشی پر مبنی پروگرامز کے ذریعے نوجوان نسل کو فَحاشی عُریانیت اور بے راہ روِی واَغیار کی تہذیب وثَقافت کا خوگر بنایا جارہا ہے! انہیں اسلامی تعلیمات اور مذہبی ثَقافت سے دُور کیا جارہا ہے، للہ! یہود ونصاریٰ کی پیروی ترک کیجیے، ایک اچھا اور باعمل مسلمان بن جائیے، اپنے بچوں کو

---

(١) "صحيح البخاري" باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ر: ٣٤٥٦، صـ٥٨٢.

اسلامی تعلیمات سے رُوشناس کروائیے، اور انہیں یہود ونصاریٰ کے مکر وفریب اور دجّالی سازشوں سے آگاہ کیجیے!۔

یہود ونصاریٰ کی پیروی کی مُمانعت

حضراتِ گرامی قدر! دینِ اسلام میں یہود ونصاریٰ کی پیَروی کی ممانعت کے اَحکام کس قدر سخت ہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجیے، کہ صحابیٔ رسول حضرت سیّدنا عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے بعض ساتھیوں نے، اسلام قبول کرنے کے باوُجود، جب شریعتِ مُوسوی (توریت) کے بعض منسوخ شُدہ اَحکام کی رِعایت کی، اور اُن پر عمل پیرا رہے، تو یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً۪ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ﴾[1] "اے ایمان والو! اسلام میں پورے داخل ہو (جاؤ)، اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، یقیناً وہ تمہارا کُھلا دشمن ہے!"۔

صدر الاَفاضل مفتی سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس آیتِ طیّبہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اہلِ کتاب میں سے حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ کے بعض اَصحاب، حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد، شریعتِ مُوسوی کے بعض اَحکام پر قائم رہے، ہفتہ کے دن کی تعظیم کرتے، اس روز شکار سے اجتناب لازم جانتے، اور اونٹ کے دودھ اور گوشت سے پرہیز کرتے، اور یہ خیال کرتے کہ یہ چیزیں اسلام

---

(۱) پ۲، البقرة: ۲۰۸.

میں تو مُباح (جائز) ہیں، ان کا کرنا ضروری نہیں، اور توریت میں ان سے اجتناب لازم کیا گیا ہے، تو اِن کے ترک کرنے میں اسلام کی مُخالفت بھی نہیں، اور شریعتِ مُوسوی پر بھی عمل ہوتا ہے، اس پر یہ آیت نازِل ہوئی، اور ارشاد فرمایا کہ اسلام کے اَحکام کا پورا اتّباع کرو، یعنی توریت کے اَحکام اَب منسوخ ہو گئے ہیں، اب اُن پر عمل نہ کرو"[1]۔

اسی طرح ایک بار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ توریت شریف کا ایک نسخہ اپنے ساتھ لائے، اور اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کر کے عرض کی، کہ یا رسول اللہ! یہ توریت کا نسخہ ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسے پڑھنا شروع کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ بدلنے لگا، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اَمر پر متوجہ کیا، حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں فوراً عرض کی، کہ میں اللہ جلّ جلالہ اور تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! ہم اللہ کی رَبوبیّت، اسلام کے دین ہونے، اور محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضِی ہیں، تب حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي، لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ! وَلَوْ كَانَ حَيّاً وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي، لَاتَّبَعَنِي!»[2] "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲، البقرۃ، زیرِ آیت: ۲۰۸، ص۶۹۔

(۲) "سنن الدارمي" باب ما يتّقى من تفسير ...إلخ، ر: ٤٣٥، ١/ ٤٠٣.

میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے! اگر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے لیے ظاہر ہوجائیں، اور تم مجھے چھوڑ کر اُن کی پیروی کرو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے! بلکہ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی بظاہر دنیا میں ہوتے، اور میرا زمانۂ نبوّت پاتے، تو وہ بھی میری پیروی کرتے!"؛ کیونکہ اُن کی شریعت کے کئی اَحکام منسوخ ہو چکے، اور اَب صرف میرا دِین ہی تاقیامت قابلِ اِتباع ہے۔

عزیزانِ محترم! کوئی یہودی ہو یا عیسائی، یا کسی بھی قسم کا غیر مسلم ہو، ہر ایک پر لازم ہے کہ شریعتِ محمدی پر ایمان لائے، اور اسی کے اَحکام کی پیروی کرے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ!»(۱)

"اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد رسول اللہ کی جان ہے! اِس اُمت کا کوئی بھی یہودی ہو یا نصرانی، میری رسالت کو جاننے کے باوجود، اس حال میں مرا کہ وہ میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہیں لایا، تو وہ جہنمیوں میں سے ہے!"۔

---

(۱) "صحيح مسلم" كتاب الإيمان، ر: ٣٨٦، صـ٧٧.

یہود ونصاریٰ کی مُخالفت سے متعلق چند فرامینِ مبارکہ

حضراتِ گرامی قدر! یہود ونصاریٰ کی پیروی، ایک مسلمان کے دِین وایمان اور اس کی آخرت کے لیے کتنی نقصان دہ ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجیے، کہ رحمتِ عالمیان ﷺ نے اپنی امّت کو، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام میں بھی اُن لوگوں کی مُخالفت کا حکم ارشاد فرمایا؛ تاکہ مسلمان اُن کی مُشابہت اختیار کرنے اور ان کی پیروی کرنے سے بچیں! اب چند ایسی احادیثِ مبارکہ پیش کی جاتی ہیں، جن میں یہود ونصاریٰ کی مُشابہت اور پیروی کے خدشے کے پیشِ نظر، مُمانعت یا متبادِل حکم ارشاد فرمایا گیا:

(۱) حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: «لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى!»[1] "یہود اور نصاریٰ کی مُشابہت اختیار مت کرو!"۔

(۲) سرورِ کائنات ﷺ کو یہود ونصاریٰ کی پیروی ومُشابہت کس قدر ناپسند تھی، اس کا اندازہ اس بات سے بھی خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ رحمتِ عالمیان ﷺ نے ایسوں کے بارے میں فرمایا: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا!»[2] "جو غیروں کی مُشابہت اختیار کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے!"۔

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الاستئذان والآداب، ر: ٢٦٩٥، صـ٦١٢.

(٢) المرجع نفسه.

(۳) اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ!»[1] "جو جس قوم کی مُشابہت اختیار کرے، وہ انہی میں سے ہے!"۔

(۴) یہود عورت کے ایّامِ ماہواری میں اُس سے اس قدر اجتناب برتتے اور نفرت کرتے تھے، کہ اُس کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، اور بات چیت تک کرنا موقوف کر دیتے، بارگاہِ رسالت ﷺ میں اس بارے میں عرض کی گئی، تو سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّكَاحَ» "ہمبستری کے علاوہ ہر چیز (یعنی اپنی خواتین کے ساتھ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، اور بات چیت وغیرہ کرنے) کی اجازت ہے"۔ جب یہود کو حضورِ اکرم ﷺ کے اس فرمانِ ذی شان کی خبر پہنچی، تو کہنے لگے کہ "لگتا ہے اس (حضرت محمد ﷺ) نے ہر کام میں ہماری مُخالفت کا ارادہ کر لیا ہے"[2]۔

(۵) حضرت سیّدنا عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ ختمِ نبوّت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ

---

(۱) "سنن أبي داود" باب في لبس الشهرة، ر: ٤٠٣١، صـ٥٦٩.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الحيض، ر: ٦٩٤، صـ١٣٨.

«السَّحَرِ»[1] "ہمارے اور اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزوں کے مابین فرق، سحری کھانا ہے"۔

میرے محترم بھائیو! یہود ونصاریٰ کے روزوں میں سحری کھانا شامل نہیں تھا، سرکارِ دوعالم ﷺ نے اُن کی مُشابہت اور پیَروی سے بچنے کے لیے، اپنی امّت کو سحری کھانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ غور وفکر کا مقام یہ ہے کہ جب اتنی معمولی سے بات میں بھی، یہود ونصاریٰ کی پیَروی جائز نہیں، تو پھر کسی بڑے کام، مذہبی تہوار، ثقافت یا ان لوگوں کا رنگ ڈھنگ اپنانے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟! لہذا ہر ایسے کام سے بچ کر رہیے، جس میں یہود ونصاریٰ اور دیگر غیر مسلموں کی پیَروی کا شُبہ ہو!۔

اتّباعِ رسول ﷺ کی اہمیت

عزیزانِ محترم! ہمیں چاہیے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ کی مکمل اتّباع کریں، اُن کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلیں، ان کی تعلیمات اور سیرتِ مبارکہ پر عمل کریں، جس چیز کا وہ حکم کریں اسے بجالائیں، اور جس کی مُمانعت فرمائیں اُس سے باز رہیں، کہ اللہ رب العزّت کی طرف سے ہمیں یہی حکم ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

(١) المرجع نفسه، كتاب الصيام، ر: ٢٥٥٠، صـ٤٤٧.

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾[1] "جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو!"۔

بحیثیت مسلمان ہمارے لیے رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے بہتر کوئی چیز نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[2] "یقیناً تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے!"۔

اللہ تعالی سے محبت اور تاجدارِ ختم نبوّت ﷺ کی اتّباع، گناہوں کی بخشش کا بھی ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾[3] "اے حبیب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو، تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ (یعنی میری اتّباع کرو) اللہ تعالی تم سے محبت رکھے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے!"۔

میرے محترم بھائیو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ آج ہماری اکثریت اتّباعِ رسول کے بجائے یہود ونصاریٰ کی پیروی میں مشغول ہے، ان کے مذہبی تہواروں، عیش کوشیوں، اور ثقافتی آزادیوں سے مرغوب ہے، آج ہم ذہنی طور پر اس

---

(۱) پ ۲۸، الحشر: ۷.

(۲) پ ۲۱، الأحزاب: ۲۱.

(۳) پ ۳، آل عمران: ۳۱.

قدر پستی کا شکار ہو چکے ہیں، کہ اپنی قابلِ فخر اسلامی تہذیب کو چھوڑ کر، یہود و نصاری کی طرح کھانے پینے، لباس پہننے، گفتگو کرنے، بلکہ خود کو لبرل (Liberal) ظاہر کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، ان کی طرح شراب پینے، بدکاری، اور ماں بہن کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے کو ترقی اور روشن خیالی کا نام دیتے ہیں، اگر ہم یہود ونصاریٰ کے طَور طریقوں کی بِنا سوچے سمجھے اسی طرح پیَروی کرتے رہے، تو تباہی وبربادی ہمارا مقدّر ٹھہرے گی! اور ایسے لوگ جہنم کے حقدار قرار پائیں گے، ابھی وقت ہے، توبہ کا دروازہ کھلا ہے! آئیے واپس لَوٹ آئیے! اور اپنے رب کے حضور سچی توبہ کر لیجیے! اور یہ عہد کر لیجیے کہ سرورِ کونین ﷺ کی مکمل اِتّباع کریں گے، ان کی سنّتوں پر عمل کریں گے، اور ان کے تمام اَحکام کو بجالائیں گے!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اتّباعِ رسول کی توفیق عطا فرما، اپنی زندگی شریعتِ مُطَہَّرہ کے مُطابق گزارنے کی سعادت عطا فرما، نبیٔ کریم ﷺ کی سُنّتوں پر عمل کا جذبہ عنایت فرما، یہود و نصاریٰ کی پیَروی و مُشابہت سے بچا، ہمارے دِلوں سے محبتِ اَغیار کا خاتمہ فرما، ان کی تہذیب و ثقافت سے محفوظ فرما، ہمیں ایک اچھا سچا اور باعمل مسلمان بنا۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی و کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.